○ ۱۵ رمارچ ۔ سابق وزیر اطلاعات و نشریات جناب راجہ ظفر الحق صاحب دارالعلوم تشریف لائے ۔ نماز مغرب دارالعلوم کی مسجد میں پڑھی ۔ پھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے گھر جا کر ان سے ملاقات کی ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا ۔ راجہ صاحب ! قوم میں قدر شناسی کا فقدان ہے ۔ آپ نے اپنے دورِ وزارت میں شالی کام کئے ہیں ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کا کردار تاریخی اور مثالی تھا ۔

○ راجہ صاحب نے عرض کیا ! حضرت ! یہ سب آپ کی دعائیں تھیں ۔ اور یہ سارا کام آپ کی دعاؤں سے ہوتا رہا ۔ مگر حالیہ انتخابات میں مرزائیوں نے میرے خلاف دل کھول کر رقم تقسیم کی ۔ اور میری شکست کے لئے اندرون خانہ کئی سازشیں بنائیں ۔ میرے انتخابات میں رہ جانے پر کئی سر کردہ اور ذمہ دار مرزائیوں کے میرے نام خطوط آئے ۔ انہوں نے مجھے لکھا ۔ کہ " انتخابات میں ناکامی کے بعد اب تو تمہیں بھی یقین ہو گیا ہو گا کہ جو قدم تم نے اٹھایا تھا وہ سراسر غلط تھا "

تاہم آپ نے میری دورِ وزارت کی جن خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے ، یہ سب کچھ آپ کی دعاؤں کے صدقہ اور مولانا سمیع الحق صاحب کی رفاقت ، مفید راہنمائی اور گراں قدر مشوروں سے ہوا ہے ۔ گذشتہ تین سال کی رفاقت میں ہم نے ان سے بہت قومی و ملی فائدے حاصل کئے ۔ ان کے علمی مشوروں سے اہم اور مشکل امور میں آسانیاں پائیں ۔

بقیہ : عربی ادب

بخشے ۔ غور و فکر اور دلائل و براہین سے کام لینے کی دعوت دی ۔

قرآن مجید نے بتایا کہ ادب کا فریضہ یہ ہے کہ وہ طیبات کو معاشرہ میں مقبول بنائے اور خبائث کے لئے معاشرہ کی فضا ناسازگار بنائے ۔ قرآن مجید نے ادب کو یاس و قنوط کے مہلک جراثیم سے نجات دلا کر اسے جہادِ مسلسل اور حیات آفریں ، ربانیت کا داعی بنایا ۔ تنقید کے لئے بلند اصول دئے اور احسن اختیار کرنے میں کسی قسم کا تعصب نہ کرنے کے لئے تلقین کی ۔ اس نے مدح و ہجو کے لئے نئے پیمانے مقرر کئے اور ان اکرمکم عنداللہ اتقکم کا بلند ترین معیار عطا فرمایا ۔

قرآن مجید نے عربی زبان و ادب کو اس درجہ بلندی عطا کی کہ اس کے بعد جس زبان میں بھی کسی شکل سے عربی ادب پہنچا اس زبان کو بھی فکری و معنوی بلندیوں سے ہم کنار کر دیا ۔ آج دنیا کے ادب میں وحدتِ عالم ، وحدتِ انسانیت ، آزادی اور اخلاق فاضلہ کی جو حوصلہ افزائی ہو رہی ہے وہ اسی قرآنی ادب کا نتیجہ ہے اور اگر آج انسانیت اپنی آنکھوں سے تعصبات کی عینکیں اتارنے کی کوشش کر رہی ہے تو یہ سب اسی قرآنی ادب کے فیض کا ثمرہ ہے ۔

" تاریخ ادب عربی کا سرسری مطالعہ کرنے والا بھی ادب میں قرآنی انقلاب کی تاثیر کو پوری شدت اور قوت سے محسوس کرے گا ۔